چاند کی رویت کی شہادت کو فلکیات کی بنیاد پر رد کرنا اور روزے کی قضاء نہ کرنا!

مزید ایک اہم فتویٰ

استفتاء: محترم المقام حضرت مولانا مفتی صاحب حفظہ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خیریت طرفین عرض یہ ہے کہ ہمارے یہاں برطانیہ میں رمضان ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۰ اگست ۲۰۱۰ء منگل کی شام ''برمنگھم'' شہر کے تین حضرات نے رمضان کا چاند دیکھا جن کی گواہیاں مرکزی رویت ہلال کمیٹی برطانیہ کے وفد نے برمنگھم جاکر گواہوں سے روبرو ل کرلیں، ان گواہوں کی خصوصیات میں سے ایک تو یہ ہے کہ یہ تینوں صاحب ترتیب ہیں، جبکہ ایک گواہ عالم دین، دوسرا حافظ قرآن ہے اور تیسرے گواہ تبلیغی جماعت میں عرصے سے دعوت کے کام میں جڑے ہوئے ہیں، ان تینوں حضرات کی گواہی چاند کمیٹی کے وفد نے ان سے مل کر لی اور تحریری دستخط بھی لئے، جس کی تفصیل ساتھ میں روانہ کردہ گواہی کے کاغذات (A) میں موجود ہے، یاد رہے کہ اس سے قبل بھی چاند کمیٹی کے اعلانات کے پچھلے پچیس سالہ ۲۹ ویں دن کے تسلسل کی شام کو برطانیہ میں، جو کہ چھوٹا ملک ہے (بشمول دارالعلوم بری کے ۸، نیز دارالعلوم لیسٹر کے ۳ طلباء) بیس مواقع پر چاند کی رویت وشہادت ہوئی ہے جن تمام کا رکارڈ ہماری ویب سائٹ پر بھی موجود ہے (B)۔

بہرحال بعض حضرات نے اس گواہی کو یہ کہہ کر تسلیم نہیں کیا کہ:- یہ شہادت مفروضہ فلکیاتی نیومون تھیوری کے حسابات کے خلاف ہونے کی وجہ سے مشکوک ومتہم ہے؛ کیونکہ فلکیاتی حساب کے مطابق اس چاند کے دکھائی دینے کے امکانات اس وقت بالکل نہ تھے، اس کے علاوہ چاند کمیٹی نے گواہوں سے جو گواہی لی وہ رمضان شروع ہونے کے ایک ہفتہ بعد لی وغیرہ! حالانکہ نصوص وفتاویٰ کے مطابق مذکورہ وجوہ کی بنیاد پر اس شام رمضان کی ''عدم فرضیت'' کا شرعاً کوئی جواز نہیں۔

یاد رہے کہ چاند کمیٹی نے مذکورہ شہادت کے بعد اپنے اعلانات میں ''فقہاء ومفتیانِ کرام کے ثبوت ہلال کے مسئلہ میں فلکیات کے عمل دخل کی تردید میں جو فتاویٰ آپ حضرات کے ہیں جو ہماری ویب سائٹ پر (Book پر کلک کرکے اردو یا انگلش) کتب میں بھی ہیں انہیں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس چھوٹ جانے والے روزے کی قضاء کے لئے بھی عوام کو مطلع کیا، مگر بعض لوگ مفروضہ نیومون تھیوری کے حسابات جو (۴۳۲ ق م کے میتون فلسفی کی سوچ ونظریہ ہے اور جو) اسلام کی آمد سے پہلے ۳۵۸ء کے یہودی ربائی حالیل دوم نے دینِ موسوی میں تحریف کرکے دلیل بنایا تھا، اسے شہادتِ ہلال کے لئے ''کسوٹی'' مانتے ہیں اور دلیلاً آیتِ شریفہ الشمس والقمر بحسبان پیش کرتے ہیں، اس طرح انہوں نے مذکورہ شہادت کو رد کرکے روزہ کی قضاء کرنے کا بھی انکار کردیا! اس طرح نعوذباللہ ماقبل اسلام اور ماقبل مسیح کی فلسفیانہ تھیوری کو نصوص کے خلاف استعمال کیا، جسے آپ ﷺ نے حدیثِ امی سے رد کردیا تھا! اب وہ عوام جن کا روزہ شہادت کی بنیاد پر چھوٹ گیا ہے وہ کومگو کی حالت میں ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ''ہمارا روزہ قضاء نہ کرنے کا وبال ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے اس کی قضاء کے لئے منع کیا ہے''! **اس تفصیل کے ضمن میں ذیل کے سوالات کے جوابات درکار ہیں:-**

(۱) کیا برمنگھم کے مذکورہ گواہوں کی شہادت کو چاند کے فلکی حسابات اور اس کی نیومون تھیوری کی کسوٹی کی بنیاد پر رد کرنا جائز ہے؟ (۲) جن لوگوں کا روزہ مذکورہ شہادت کی بنیاد پر چھوٹ گیا ہے اس کی قضاء وہ یہ سمجھ کر نہ کریں کہ ''اس کا وبال ہم پر نہیں ہوگا بلکہ جنہوں نے منع کیا ہے ان پر ہوگا'' تو کیا ان کا یہ عذر شرعاً قابل حجت ہے؟ یا پھر ان پر قضا ضروری ہے؟ بینوا وتوجروا، جزاکم اللہ، والسلام۔

بقلم یعقوب احمد مفتاحی (ناظم حزب العلماء یوکے ومرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ) مورخہ: یکم محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ۷ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز منگل

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً: (۱) فلکی حساب کی بنیاد پر شرعی شہادت کو رد کرنا جائز نہیں، ہر دور میں فقہاء نے رمضان وعیدین کا دارومدار رویتِ ہلال پر رکھا ہے، مدقیقاتِ فلسفیہ اور قواعدِ ریاضیہ یا آلاتِ رصدیہ اور حساب پر نہیں رکھا۔ (اس سلسلہ کی عباراتِ فقہیہ آپ کے مرسلہ دوسرے استفتاء کے جواب میں ملاحظہ فرمالیں

Central Moon Sighting Committee of Great Britain
Hizbul Ulama UK, Darul Uloom Bury, Jamiatul Ulama Britain,
74 C Upton Lane London E7 9LW
Phone No. 07866464040, 01707 652 6109, 07866 654471, 07957 205726
Website: www.hizbululama.org.uk E-mail: info@hizbululama.org.uk

۔جن لوگوں نے فلکی حساب کو معیار بنا کر آیتِ کریمہ الشمس والقمر بحسبان سے استدلال کیا ہے، یہ استدلال بھی درست نہیں۔

مذکورہ آیتِ کریمہ سورہ رحمٰن میں ہے، انسان کے لئے حق تعالیٰ نے جو نعمتیں زمین و آسمان میں پیدا فرمائی ہے، اس آیت میں علویات کی نعمتوں میں سے شمس وقمر کا ذکر خصوصیت سے شاید اس لئے آیا ہے کہ عالم دنیا کا سارا نظام کار ان دونوں سیاروں کی حرکات اور ان کی شعاؤں سے وابستہ ہے، اور لفظ **حسبـــــان** بضم الحاء بعض حضرات نے فرمایا کہ حساب کے معنیٰ میں مصدر ہے، جیسے **غفـران ،سبحـان،قـرآن**، اور بعض نے فرمایا کہ حساب کی جمع ہے، اور مراد آیت کی یہ ہے کہ شمس وقمر کی حرکات جن پر انسانی زندگی کے تمام کاروبار موقوف ہیں، رات دن کا اختلاف ،موسموں کی تبدیلی ،سال اور مہینوں کی تعیین، ان تمام کی حرکات اور دوروں کا نظام محکم ایک خاص حساب اور اندازے کے مطابق چل رہا ہے، اور اگر **حسبـــــان** کو حساب کی جمع قرار دیا جائے تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک کے دورے کا الگ الگ حساب ہے، مختلف قسم کے حسابوں پر یہ نظام شمسی اور قمری چل رہا ہے، اور حساب بھی ایسا مستحکم ومضبوط کہ لاکھوں سال سے اس میں ایک منٹ، ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آیا۔(معارف القرآن:۶:۲۴۴)

تفصیلِ بالا سے معلوم ہوا کہ شمس وقمر کی سیر ایک خاص حساب اور ضابطہ اور مضبوط نظام کے ماتحت ہے، یہ دونوں اس حساب سے سر مو تجاوز نہیں کر سکتے ،لیکن اس خاص حساب کی تفصیل قرآن یا حدیث میں موجود نہیں، یہ کیا ضروری ہے کہ اہل ہیئت وریاضی جس حساب کے دعوے دار ہیں وہی مراد ہو۔(محمود الفتاوی۲:۱۴۳) اور اگر تھوڑی دیر کے لئے مان لیا جائے وہی حساب مراد ہے تب بھی یہ دعویٰ کہ ''وہ حساب یقینی اور قطعی ہے'' محل نظر ہے، سائنس کے نظریات یقین اور مشاہدہ کے بجائے ظن وتخمین پر مبنی ہیں، **سائنس کی ایسی تحقیق جو قرآن وحدیث کی تصریحات سے ٹکراتی ہوں قابلِ قبول نہیں** ،ایسے مواقع پر سیدھا اور صاف راستہ یہ ہے کہ قرآن وسنت کی تصریحات پر عمل کیا جائے اور سائنسی معلومات پر عمل نہ کیا جائے ۔۔۔۔۔(کیوں چاند میں کھوئے ہو، الجھے ہو ستاروں میں ۔۔۔حل کو ڈھونڈ قرآن وحدیث کے اشاروں میں)

(۲)شرعی شہادت کی بنیاد پر رمضان کا فیصلہ کیا گیا ،فیصلہ کرنے والے حضرات نے یہ فیصلہ اصولِ شرع کی روشنی میں کیا ہو، تو جو لوگ ان کے متبعین ہیں ان کے لئے فیصلہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ولو احتجم وظن ان ذٰلک یفطرہ لم اکل متعمدا علیہ الکفارۃ لان الظن ما استند الی دلیل شرعی الا اذا افتاہ فقیہ بالفساد لان الفتوی دلیل شرعی فی حقہ (الی قولہ)لان علی العامی الاقتداء بالفقہاء لعدم الاھتداء فی حقہ الی معرفۃ الاحادیث (ہدایہ اولین:۲۲۶)

ان کا یہ کہنا ''اس کا وبال ہم پر نہیں ہوگا بلکہ جنہوں نے منع کیا ہے ان پر ہوگا'' درست نہیں، اگر انہوں نے روزہ قضا نہیں کیا تو گنہگار ہوں گے۔

فتاوی محمود یہ میں ہے:۔سوال: اگر مطلع بالکل صاف ہو اور رویتِ ہلال عید الاضحیٰ کے لئے پورا پورا اہتمام کرنے کے باوجود دور نزدیک کہیں بھی کسی شخص نے ۲۹ کا چاند نہیں دیکھا؛ مگر قاضی نے بعض لوگوں کے کہنے پر ۵ یا ۶ تاریخ کو ۲۹ کی رویتِ ہلال کا اعلان کیا اور لوگوں نے اس کے مطابق ۱۰ ذی الحجہ کو نماز وقربانی ادا کیا، تو ایسی صورت میں فریضہ صلوٰۃ واضحیہ ادا ہو جائیں گے یا نہیں ؟ اور اعلان قاضی کا وثوق نہ کرکے ۳۰ کے چاند کے مطابق صلوٰۃ واضحیہ ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟ ملخصًا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الجواب: جو لوگ اس قاضی کے ماتحت ہیں اور قاضی نے شرعی شہادت سے اعلان کیا ہے تو ان کے ذمہ اس پر عمل واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوں گے۔(ماخوذ از فتاوی محمود یہ جدید: ۱۰/۱۴۰ تا ۱۴۲)فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: العبد عبد القیوم راجکوٹی، ۱۰ صفر ۱۴۳۲ھ معین مفتی دار الافتاء جامعہ تعلیم الاسلام ،ڈابھیل

الجواب صحیح: العبد احمد عفی عنہ خانپوری، مفتی جامعہ تعلیم الاسلام ڈابھیل ،سملک ،ضلع نوساری۔۔۔۔۔۔عباس داود بسم اللہ، نائب مفتی دار الافتاء جامعہ تعلیم الاسلام ،ڈابھیل (دار الافتاء کی مہر)

(**نوٹ** :اصل فتوی کے لئے کلک کریں D)

Central Moon Sighting Committee of Great Britain
Hizbul Ulama UK, Darul Uloom Bury, Jamiatul Ulama Britain,
74 C Upton Lane London E7 9LW
Phone No. 07866464040, 01707 652 6109, 07866 654471, 07957 205726
Website: www.hizbululama.org.uk E-mail: info@hizbululama.org.uk